اسلامی بیمہ کاری (تکافل) ایک تعارف

اسلامی مالیات کی دو اقسام اسلامی بنکاری اور اسلامی بیمہ کاری (تکافل) زیادہ تر مرّوج ہیں۔ اس دور میں اسلامی بنکاری کی بڑھتی ہوئی تشہیر واشاعت کے برعکس اسلامی بیمہ کاری کے خدوخال اور اُس کے خواص سے پاکستان میں بہت کم لوگ آگاہ ہیں۔ اس تحریر کا مقصد اسلامی بنکاری (تکافل) کے نظام کے خواص کا جائزہ لینا ہے جو کہ دنیا کے مختلف حصوں میں رائج ہیں۔

تمام انسان ہر وقت کسی ایسے عظیم سانحہ اور آفت (جو کہ موت، جسمانی اعضاء کا ضیاع حادثہ، کاروبار اور دولت کا نقصان یا کسی اور مصیبت اور بدقسمتی کا سبب بن سکتی ہے) کے خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔

تمام مسلمانوں کا ''قضاء اور قدر'' پر ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام اس بات کا درس بھی دیتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ایسی آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے مختلف طریقے اور ذرائع اختیار کئے جائیں اور ایسے حادثات ہونے کی صورت میں ایک شخص یا اس کے خاندان کا کم سے کم مالی نقصان ہو۔ اس کا ایک ممکن حل روایتی بیمہ کا تحفظ ہے۔

روایتی بیمہ کی اسلامی حیثیت کے بارے میں مختلف آراء کا اظہار کیا جاتا ہے۔ علماء کی ایک معتبر اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ روایتی بیمہ سود، جوا اور غیر یقینی صورتحال جیسے عوامل کی شمولیت کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

تکافل (جو کہ بیمہ کا اسلامی متبادل ہے) معاسرتی استحکام، تعاون اور باہمی نقصان کی تلافی جیسے نظریات پر مشتمل ہے۔ یہ بہت سے افراد کے درمیان ایک معاہدہ ہے جو کہ ان کے اجتماعی عطیہ میں سے کسی ایک فرد پر ہونے والے ممکنہ نقصان کی باہمی رضامندی کی یقین دہانی کرتا ہے۔ تکافل کا معاہدہ عام طور پر ''مضاربہ، تبرع'' اور نقصان کی باہمی تلافی کے تصور پر مبنی ہے جس کا مقصد غیر یقینی صورت حال کے عنصر کو کم کرنا ہے۔ تکافل کا تصور اسلامی تجارتی قانون میں نیا نہیں۔ ہم عصر ماہرین قانون یہ اقرار کرتے ہیں کہ مشترکہ ذمہ داری یا تکافل کی بنیاد ''عاقلہ'' کے نظام میں رکھی گئی تھی جو کہ حضورؐ کے زمانے میں چند قبائل میں مرّوج امداد باہمی اور نقصان کی تلافی کے نظام پر مشتمل ہے۔

کسی قدرتی آفت کی صورت میں ہر شخص نقصان کی تلافی ہونے تک کچھ نہ کچھ حصہ شامل کرتا تھا۔ اسی طرح ''عاقلہ'' کا تصور خون بہا یا کسی سانحہ کی صورت میں بھی تکافل کے تصور کی بنیاد پر تھا جس کے تحت پورے قبیلہ کی جانب سے دیے جانے والے عطیات سے قبیلہ کا مالی بوجھ بٹ جاتا تھا۔ اسلام نے مشترکہ ذمہ داری اور باہمی تلافی کے اس قانون کو تسلیم کیا۔

تکافل کا معاہدہ انسانی زندگی میں کسی بھی سانحہ اور کاروبار یا اثاثہ جات کے نقصان کی صورت میں استحکام فراہم کرتا ہے۔ بیمہ دار (تکافل کے ساتھی) ایک دوسرے کی امداد اور نقصان کی تلافی کے لئے عطیہ فراہم کرتے ہیں اور جمع شدہ عطیات کی مدد سے کمپنی کے کاروبار پر حاصل ہونے والے منافع میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ تکافل کمپنیاں عام طور پر عطیات کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ یعنی ایک حصہ موت کی شرح کی ذمہ داری یا ساتھی بیمہ داروں کے نقصانات کے لئے جبکہ دوسرا حصہ سرمایہ کاری کے لئے ہے۔ اسی مناسبت سے ''تبرع'' کی شق معاہدہ میں شامل کی گئی ہے۔

کتنا حصہ موت کی شرح پر اور کتنا حصہ سرمایہ کاری اکاؤنٹ کے لئے ہو۔ اس بات کا تعین مستحکم تکنیکی بنیادوں پر ''شرح اموات کے جدول'' اور ایکچوریل ضروریات کے تحت ہوتا ہے۔ دونوں اکاونٹ کی سرمایہ کاری کے عوض مضاربہ کے اصول کے تحت جو منافع حاصل ہوتا ہے وہ تکافل کمپنی اور شراکت دار کے درمیان تقسیم ہوتا ہے۔ شراکت دار کا منافع دو الگ الگ اکاؤنٹ میں رکھا جاتا ہے۔

دوسرے زاویہ سے بیان کرتے ہوئے تکافل کا معاہدہ دو شرائط پر مشتمل ہوتا ہے۔

1- تحفظ یا سرمایہ کاری (2) دونوں یقینی سرمایہ کاری اور تحفظ۔ تکافل کا تحفظ والا حصہ عطیہ کے اصول پر کام کرتا ہے جس کے مطابق انفرادی حقوق باہمی نقصانات کی تلافی کے لئے ترک کردیئے جاتے ہیں۔ سرمایہ کاری/بچت والا حصہ میں انفرادی حقوق مضاربہ اصول کے مطابق برقرار رہتے ہیں اور جمع شدہ رقم بمعہ منافع پالیسی کی مدت کے

روایتی بیمہ کاری اور تکافل میں فرق رقوم کی سرمایہ کاری کے حوالے سے زیادہ واضع ہے۔ روایتی بیمہ کمپنیاں اپنی رقوم کی سرمایہ کاری حلال وحرام کی تمیز کے بغیر سود پر مبنی منصوبوں میں کرتی ہیں۔ جبکہ تکافل کمپنیاں صرف شریعت کے تابع کاروبار کرتی ہیں اور منافع تکافل معاہدہ میں پہلے سے طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کرتی ہیں۔ اسی طرح وہ اجتماعی پول کے فائدے یا نقصان میں بھی حصہ دار ہوتے ہیں۔ تکافل کے نظام میں انشورنس کمپنیوں کی طرف سے کسی زائد وصولی کے سدباب کے لئے خود کار نظام موجود ہے۔ کیونکہ جو رقم بھی قسط کی مد میں وصول کی جاتی ہے۔ وہ شراکت دار کو سرپلس کی صورت میں ان کے عطیہ تناسب سے واپس مل جاتی ہے۔

''تکافل''، ''فیملی تکافل'' یا ''تکافل تعاونی'' یہ تمام اصطلاحات روایتی بیمہ کی بجائے خاندانی استحکام کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ دوسرے ممالک میں اسلامی بیمہ کی مختلف مصنوعات جن میں جنرل تکافل، تعلیمی اور طبی تکافل بھی دستیاب ہیں۔

شرکت داروں اور کمپنی کے تعلق کی نوعیت کی بنیاد پر مختلف خاکہ جات مثلاً **وکالۃ** (ایجنسی) خاکہ، مضاربہ خاکہ اور یا ان دونوں کا مجموعہ استعمال ہوتا ہے سوڈانی تکافل کا خاکہ جسے ماہرین شریعت ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے مطابق ہر پالیسی ہولڈر تکافل کمپنی کا حصہ دار بھی ہوتا ہے تمام شراکت داروں کی جانب سے مقرر کردہ ایک بورڈ کاروبار چلاتا ہے اور اس کے علاوہ کاروبار کے انتظام کے لئے کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہوتا دوسرے مسلم ممالک میں عام طور پر تکافل کمپنیاں علیحدہ حیثیت میں مضاربہ (جیسا کہ ملائشیاء میں) **وکالۃ** (جیسا کہ مشرق وسطی میں) کی بنیاد پر کام کرتی ہیں۔ مضاربہ کے خاکہ میں بیمہ دار اپنی رقم کے حصہ میں سے اسی صورت میں منافع حاصل کرتے ہیں اگر تکافل کمپنی کا کاروبار بھی منافع بخش ہو۔ شراکت کی بنیاد پہلے متعین کی جاتی ہے اور اس کا تعین کمپنی کے منافع اور ترقیاتی مرحلہ کی بنا پر ہوتا ہے۔ شریعت بورڈ اس حصہ داری کی منظوری ہر سال پیشگی دیتا ہے۔ کمپنی کے زیادہ تر اخراجات شراکت داروں کے ذمہ ہوتے ہیں۔

وکالۃ کے خاکہ میں یا کسی پالیسی ہولڈر کو اپنی سرمایہ کاری کی رقم کا منافع انتظامی اجرت اور اخراجات منہا کر کے قابل ادا ہوتا ہے۔ شراکت دار **وکالۃ** کی اجرت اس حصہ سے ادا کرتے ہیں جو کاروبار کا زیادہ تر اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اجرت کا تناسب شریعت بورڈ کی مشاورت سے سالانہ پیشگی طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اچھے انتظام کی ترغیب دینے کے لئے انتظامی اجرت کا تعلق کارکردگی کی سطح سے ہوتا ہے۔

تکافل کے کاروبار میں پچھلے 20 سال میں اپنے وجود کو ثابت کیا ہے اس کی شرح اضافہ دس سے بیس فیصد فی سال سالانہ ہے جبکہ روایتی بیمہ کی پوری دنیا میں اضافہ صرف 5 فیصد سالانہ ہے۔ تکافل کی بہت سی کمپنیاں مشرق وسطی، مشرق بعید، ایران، ترکی اور سوڈان حتی کہ کئی غیر اسلامی ممالک میں کام کر رہی ہیں دنیا کہ 23 ملکوں میں 60 سے زائد کمپنیاں (جن میں 5% روایتی بیمہ کمپنیاں ذیلی اداروں کی صورت میں تکافل کی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ ملائشیاء میں تکافل ری انشورنس بھی شروع ہو چکی ہے۔ تکافل کی مصنوعات اب معشیت کے ہر حصہ کی انفرادی اور اجتماعی سطح پر ضروریات پوری کرنے کے لئے موجود ہیں۔